سوال

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 173 میں فرمان باری تعالی ہے وما اھل بہ لغیر اللہ کا کیا معنی ہے ؟ تو اس مسئلہ میں کیا یہ آیت مجھے اس سے منع کرتی ہے کہ ہم یہاں پاک وھند میں وہ کھانا جو بعض صالحین مثلا عبدالقادر جیلانی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد کھلایا جاتا ہے قبول کریں یا کوئی بھی کھانا (ضروری نہیں کہ وہ کھانا اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام کا ہی ہو) قبول کریں ؟

جواب

الحمد للہ

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے سوال میں سورۃ البقرۃ کی مذکور آیت کی تفسیر میں کہا ہے :

ما اھل لغیر اللہ بہ سے مراد یہ ہے کہ جو اللہ تعالی کے علاوہ دوسروں کے نام پر ذبح کیا جائے جس طرح کہ دور جاہلیت میں غیر اللہ کے لیے ذبح کرتے تھے ، اور سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 3 کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ :

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان وما اھل بہ لغیر اللہ یعنی جس پر ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالی کے نام کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے وہ حرام ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق پر یہ واجب اور ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے نام پر ہی ذبح کریں تو جب بھی اسے چھوڑ کر کسی بت اور طاغوت یا اس کے علاوہ ساری مخلوق میں سے کسی کا نام لے کر ذبح کرے تو بالاجماع حرام ہوگا

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان وما ذبح علی النصب اور جو آستانوں پر ذبح کیا جائے ، مجاھد اور ابن جریج رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں کہ کعبہ کے ارد گرد پتھر نصب تھے ، اور ابن جریج کا قول ہے کہ ، کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے ، اور جاھلیت میں عرب ان کے پاس آکر ذبح کرتے تھے اور گوشت کر کے ان پر رکھتے تھے ۔

تو اللہ تعالی نے مومنوں کو فعل سے منع فرمایا اور ان آستانوں پر ذبح ہوئے جانوروں کا گوشت کھانا حرام قرار کردیا اگرچہ ان پر بسم اللہ بھی پڑھ لی جائے تو پھر بھی یہ شرک ہے جو کہ حرام ہے اسے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے ، تو اس کا بھی اس پر محمول کرنا ضروری ہے اس لیے کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ غیر اللہ کے نام کا ذبح حرام ہے ۔ انتھی ۔

تو جو بھی جانور غیر اللہ کے نام پر چاہے وہ نبی اور ولی یا بت وشیطان اور یا پھر کسی بھی معبود مثلا صلیب وغیرہ کے لیے تو اس کا کھانا حرام ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .